



سوال

رشتہ کرتے وقت سخت شرطیں لگانا

جواب

سوال: السلام علیکم کیا رشتہ کرتے وقت اس قسم کی شرطیں رکھنا کہ طلاق دو گے تو پانچ لاکھ دوسری شادی کرو گے تو پانچ لاکھ۔ لڑکی کو ناراض کر کے گھر بھجوں گے تو پانچ ہزار روپے مہینہ ادا کرنا کرو گے۔ صحیح ہے یا نہیں؟ اب ایک شخص شادی کرنا چاہے اور وہ اس قسم کی شرطوں کا سام

جواب: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شرطیں سب زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہیں وہ، وہ شرطیں جو تم کسی عورت سے نکاح کرتے وقت لگاتے ہو۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

لما روی البخاری (2721) ومسلم (1418) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (أحسن الشروط أن تؤنوا بها تنكحتم بها الفروج).

اس کے علاوہ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

ولتؤنوا صلى الله عليه وسلم: (المسلمون على شروطهم، إلا شرطوا حرم حلالاً، أو أعلن حراماً) رواه الترمذي (1352) وأبو داود (3594) وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی.

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسلمانوں کو اپنی شرطیں پوری کرنی چاہئیں الا یہ کہ کوئی ایسی شرط ہو جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام بنا دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک عورت نے ایک شخص سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو اس شخص نے یہ نکاح کر لیا، اب جب اس شخص نے دوسرا نکاح کرنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے حق میں فیصلہ فرمایا اور کہا کہ اس شرط کے قبول کرنے سے مرد نے اپنا حق ختم کر دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے یہ عربی فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

السؤال: تسألونی ہی: 1- مل نكح آنہ فی عبد المہی صلی اللہ علیہ وسلم کا نوایہ شرطوں علی الفروج حین عقدہ الفروج بان لا یرتوج بامرأة آخری؛ أو لا یعدہا تحریماً لما أطله اللہ؟ 2- لو أن زوجاً وعد زوجته بان لا یرتوج علیہا ففل لہ أن یرتج ما وعدہ؟ أم أن لہ الحق فی الفروج بآخری؟ علماً أن ہذا الوعد یقع بعد الفروج بسواست، آی آتہ لم یکن مضموناً علیہ فی عقدہ الفروج. 3- ادا کا نت اجابہ السؤال اللہ فی "نعم" ففل یرتج بآخری بعد الفروج بآخری، حتی ولو کان مضطرباً تحت الصنظ؟ 4- مل یا تم الفروج ادا لم یعدہ للزوجہ الأولى ومضی الفروج بانہ نیہ؟

الجواب:

الحمد للہ

أولاً:

اذا اشترطت المرأة علی زوجها الا یرتوج علیہا، فہذا شرط صحیح یلزم الوفاء بہ، فان ترتج علیہا کان لما حق الفسخ.

لما روی البخاری (2721) ومسلم (1418) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (أحسن الشروط أن تؤنوا بها تنكحتم بها الفروج).

ولتؤنوا صلى الله عليه وسلم: (المسلمون على شروطهم، إلا شرطوا حرم حلالاً، أو أعلن حراماً) رواه الترمذي (1352) وأبو داود (3594) وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی.

وهذا الشرط لا يحرم حلالاً، وإنما یقتد سلطہ الرجل، ویجمل للزوجہ الحق فی الفسخ.

وقد وقع فی زمن الصحابہ رضی اللہ عنہم اشترط مقل ذلك.

قال شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ: "لو أن رجلاً تزوج امرأة بشرط أن لا یرتوج علیہا، فمرفق ذلك الی عمره وفصال: منقطع الحق عند الشروط" شیخ من "الفتاویٰ الکبریٰ" (124/3).



وقال ابن قدامة رحمه الله: "ومع ذلك أن الشروط في الكاح مستقمة أقساماً ثلاثة، أحدها: ما لم يفاء به، وهو ما يفود إليها فسخه وفانته، مثل أن يشترط لما أن لا يخرجها من دارها أو يلبسها أو لا يسافر بها، أو لا يرتج عليها، ولا يتسرى عليها، فهذا لم يفء الوفاء لها به، فإن لم يفسخ فما فسخ الكاح. يروي هذا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه وسعد بن أبي وقاص، ومعاوية وعمر بن العاص رضي الله عنهم، وقال شرح وعمر بن عبد العزيز، وجابر بن زيد، وطاوس، والأوراعي، وإسحاق، وأبطل بده الشروط الربري، وقتادة، وبه بن عمرو، وما لك، والليث، والثوري، والشافعي، وابن المنذر، وأصحاب الرأي، من أن نفي من "المعنى" (483/9).

وسئل شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله عن رجل تزوج بامرأة وشترطت عليه أن لا يرتج عليها ولا يفتنها من سرتها، وأن يحون عند أمها، فدخل على ذلك، ففعل بامرأة الوفاء، وإذ عالت بده الشروط، ففعل للرجوع الصريح أم لا؟

فأجاب: "نعم، تصح بده الشروط وما في معناها من نكاح أو غيره من الصحابة والتابعين، كعمر بن الخطاب، وعمر بن العاص، وشرح الطائفة، والأوراعي، وإسحاق، وندب مالك إذا شرط لها إذا ارتج عليها أو تسرى أن يكون أمراً بيدها، أو رأياً ونحو ذلك صح بده الشروط أيضاً، ولمحكت المرأة العزقة به، وهو في المعنى نحو نكاح أحمد، وذلك لما خرجاه في الصحيحين عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: (إن أخت الشروط أن توفوا به ما استحلتم به الفروج). وقال عمر بن الخطاب: (مطاح المحقوق عند الشروط)، ففعل النبي صلى الله عليه وسلم ما استحل به الفروج التي هي من الشروط أخت بالوفاء من غيرها، من غير ما "نفي من" الفتاوى الكبرى (90/3).

ثانياً:

إنما تعتبر بده الشروط إذا تم الاتفاق عليها عند عقد الكاح، وأما إذا وقعت بعد العقد، كانت وعداً، لا يفسخ الرجوع عن الصريح، لكن يجب على الزوج أن يعني بوعده؛ لحوم الأدلية الآمرة بالوفاء بالوعد، كقوله تعالى: (وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولاً) الإسراء/34، وقوله صلى الله عليه وسلم: (أصنوا لي سنة من أنفسكم أصنن لكم الجنة: أصدقوا إذا وعدتم، وأوفوا إذا وعدتم، وأدوا إذا سئتم، واحفظوا فروجكم، وغضوا أبصاركم، وكفوا أيديكم) رواه أحمد (22251) وحسنه الألباني في صحيح الجامع برقم (1018)، ولأن إطلاقات الوعد من صفات المسائفة.

وينظر جواب السؤال رقم (30861)

والله أعلم.

الإسلام سؤال وجواب

پس شادی کے موقع پر لڑکی والوں کو ایسی شرائط عائد کرنے کی اجازت ہے جو طلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے والی نہ ہوں اور نکاح کی صورت میں ان شرائط کو پورا کرنا بھی لڑکے کے لیے لازم ہے۔